مناظرہ کوہاٹ کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

آج سے چند سال قبل کوہاٹ میں ایک مناظرہ ہوا تھا۔ جس میں غیر مقلدین کی طرف سے یہ شور اور دعوی تھا کہ اہل سنت والجماعت حنفی جو نماز پڑھتے ہیں وہ قرآن وحدیث سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں۔ ہم صرف قرآن اور حدیث کو مانتے ہیں جب کہ یہ لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے ہیں۔ اہل سنت والجمات نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ہم بالترتیب چار دلائل شرعیہ کو تسلیم کرتے ہیں۔

۱۔ کتاب اللہ ۲۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ اجماع ۴۔ قیاس

مگر اولیت ہمارے ہاں بھی کتاب وسنت کو ہی حاصل ہے۔ جب مسئلہ کتاب وسنت سے صراحۃً مل جائے تو ہم کسی اور طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس لئے اگر آپ نماز کی مکمل ترتیب اور مسائل کی مکمل تفصیل ہمیں صرف قرآن اور حدیث سے صراحۃً دکھا دیں گے تو ہم وہی نماز پڑھنا شروع کر دیں گے۔ اور اگر آپ مکمل نماز ثابت نہ کر سکے اور ہرگز نہ کر سکیں گے تو آپ دنیا میں بھی مجرم ہوں گے کہ قرآن حدیث کا نام محض دھوکے کے لئے لیتے ہو نہ قرآن، حدیث سے تمہارا نام اہل حدیث ثابت ہے، نہ تمہاری نماز اور تم آخرت میں بھی مجرم ہو گے جب ہم استغاثہ کریں گے کہ اے اللہ ان لوگوں نے ہمیں قرآن وحدیث سے مکمل نماز نہیں دکھائی تھی۔ مناظرہ شروع ہو گیا تو اہل سنت والجمات مناظر نے کہا. کہ ہمارے نزدیک نماز کی حسب ذیل سات شرائط ہیں۔

۱۔ بدن کا پاک ہونا ۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا

۳۔ جگہ کا پاک ہونا ۴۔ ستر کا چھپانا

۵۔ وقت کا ہونا ۶۔ قبلہ کی طرف منہ ہونا

۷۔ نیت کرنا (تعلیم الاسلام ص ۴۴)

جب کہ اہل حدیث کہلانے والے ان شرائط کو نہیں مانتے چنانچہ نواب صدیق حسن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ گندگی سے آلودہ جسم سے نماز پڑھنا گناہ ہے۔ لیکن اس طرح پڑھی ہوئی نماز باطل نہیں (بدور الاہلہ ص ۳۸) ان کے صاحبزادہ میر نور الحسن صاحب فرماتے ہیں ''جو شخص ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھے یا بالکل ننگا نماز پڑھے اس کی نماز صحیح ہے (عرف الجادی ص ۲۲) اور فرماتے ہیں اگر عصر کے وقت فٹ بال کھیلنا ہو تو عصر کی نماز وقت سے پہلے ہی ظہر کے ساتھ ادا کر لے۔ (فتاویٰ ثنائیہ) تو آپ قرآن و حدیث سے ان کا غلط ہونا ثابت کر دیں۔

اہل سنت والجماعت مناظر کا مطالبہ یہ تھا کہ آپ کسی آیت یا حدیث سے ان شرائط کا غلط ہونا ثابت کر دیں ہم ان شرائط کا غلط ہونا مان لیں گے ان سے توبہ کر لیں گے۔ لیکن چونکہ نماز پھر بھی فرض ہی رہے گی۔ اس لئے اس کی اِدائیگی کے لئے نماز کی صحیح شرائط کا جاننا اور ان کے مطابق نماز پڑھنا ضروری ہے۔

اس لئے آپ پھر ہمیں نماز کی شرائط اسی عام فہم ترتیب سے قرآن پاک یا حدیث صحیح سے دکھا دیں تا کہ ہم ان کے مطابق نماز ادا کر لیا کریں۔ مگر غیر مقلد مناظر شیر سرحد ابو عمر عبد العزیز نورستانی پوری نماز تو کیا ثابت کرتا۔ نماز کی شرائط بھی دکھانے سے عاجز رہا۔ اور آج تک عاجز ہے اور رہے گا۔

مناظرہ کا اثر

الحمد للہ اس مناظرہ کا اثر ملک گیر رہا۔ پورے ملک میں غیر مقلدین نے کان پکڑ پکڑ کر توبہ کی کہ آئندہ کبھی ہم اس بات پر مناظرہ نہیں کریں گے کہ اپنی مکمل نماز کی ترتیب و تفصیل قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے۔ اس کے بعد، لاہور، اوکاڑہ، گوجرانوالہ، وہاڑی، مظفر گڑھ، جہلم، گجرات وغیرہ مختلف شہروں میں اہل سنت والجماعت نے ان سے مطالبہ کیا کہ آپ اپنی نماز مکمل ترتیب و تفصیل سے ثابت کر دیں مگر۔

زمیں جنبد نہ جنبد نورستانی والا معاملہ

ان حضرات کو غلط بیانی کرتے وقت کبھی فکر آخرت کا خیال نہیں آتا۔ اگر یہ لوگ اس کے خلاف بات کریں کہ فلاں فلاں جگہ اہل سنت کو شکست ہوئی تو ہم صرف ایک ہی مطالبہ کرتے ہیں کہ ایک اور صرف ایک مناظرے کی کیسٹیں مہیا کی جائیں جس میں غیر مقلد مناظر نے اپنی نماز کی مکمل ترتیب اور تفصیل صرف قرآن حدیث سے ثابت کردی ہو۔ تو ہم آپ کی فتح اور حقانیت کے قائل ہو جائیں گے لیکن۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مناظرہ سے فرار کا طریقہ

جب شیر سرحد ابو عمر عبد العزیز نورستانی (سفید ڈھری پشاور) نماز کی شرائط بھی نہ بتا سکے تو اب مناظرہ کی بجائے ہنگامہ آرائی پر اتر آئے کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قوت حاصل کرنے کے لئے شراب پینا جائز ہے۔

اہل سنت والجماعت کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ شراب بھی عربی لفظ ہے۔ ہر پینے والی چیز کو شراب یا مشروب کہتے ہیں۔ ہاں جس کو ہم اپنی زبان میں شراب کہتے ہیں اس کو عربی زبان میں خمر کہتے ہیں۔ اگر نورستانی صاحب خمر کا لفظ دکھا دیں کہ امام صاحبؒ نے فرمایا ہو کہ قوت حاصل کرنے کے لئے خمر کا پینا جائز ہے تو ہم اپنی شکست تسلیم کرلیں گے بلکہ لکھ دیں گے۔

ڈھٹائی کی حد

نورستانی نے ترمذی شریف کے ساتھ لگی ہوئی تقریر ترمذی جو حضرت شیخ الہندؒ کی طرف منسوب ہے اور اس کے مرتب کرنے والے کا نام وہاں نہیں ہے میں سے ایک عبارت پڑھی کہ خمر کا لفظ مل گیا اور سب غیر مقلد مولویوں نے شور مچا دیا کہ ہم جیت گئے مسلک اہل حدیث زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے مگر حوالہ ہمیں نہیں دکھاتے تھے۔ جب نعرہ بازی سے تھک گئے تو ہم نے حوالہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو وہاں

خمر کی بجائے ماسوی الخمر کا لفظ تھا کہ امام صاحب ”خمر کے علاوہ مشروبات پینے کی اجازت دیتے ہیں۔ خدا ضد کا ستیاناس کرے غیر مقلد کہنے لگے اگرچہ پورا لفظ ماسوای الخمر ہی ہے مگر اس میں خمر کا لفظ بھی تو آ گیا ہے جب پوچھا گیا کہ اللہ اور ماسوی اللہ میں آپ کے نزدیک کوئی فرق نہیں کیا ان فقروں کا ایک ہی مطلب ہے کہ اہل سنت اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور غیر مقلدین ماسوی اللہ کی ہی عبادت کرتے ہیں تو اب شیر سرحد پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ گویا منہ میں زبان نہیں اور آیت کریمہ صم، بکم، عمی فھم لایرجعون ان کے لئے ہی نازل ہوئی ہے۔ اسکے بعد شیر سرحد کی زبان پر مناظرہ کا لفظ تک نہ آیا۔ مگر مسلمانوں میں یہ لوگ اگر انتشار پیدا نہ کریں تو ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا اتنے دنوں کے بعد پیٹ اپھر گیا تھا اب یہ شور مچا دیا کہ اہل سنت والجماعت جو تقلید شخصی کرتے ہیں یہ شرک اور بدعت ہے اور یہ سب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مشرک ہیں۔

دوسرا مناظرہ

یہ مناظرہ ۲۰ راگست ۱۹۹۳ء کو ہونا طے پایا تھا۔ ہم اہل سنت والجماعت چونکہ مسائل اجتہادیہ میں تقلید کے مدعی ہیں اور ہر عدالت میں پہلے مدعی اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے۔ اس دعویٰ کی پوری تنقیح ہوتی ہے۔ پھر عدالت میں بحث کا آغاز ہوتا ہے۔ اگر دعویٰ کی ہی وضاحت نہ ہو تو بحث سننے والے ہرگز فیصلہ نہیں کر سکتے کہ دلائل دعویٰ کے موافق تھے بھی یا نہیں اور دعویٰ ثابت ہوا یا نہیں اس لئے اہل سنت والجماعت کی طرف سے صبح سات بجے اپنا دعویٰ اور شرائط غیر مقلدین کو بھیج دی گئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرائط مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت و غیر مقلدین

۱۔ دلائل: غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف قرآن اور حدیث کو دلیل مانتے ہیں۔ اس لئے غیر مقلد مناظر قرآن کی آیت یا صریح صحیح غیر معارض حدیث کے

علاوہ کچھ نہیں کہے گا۔ اگر کہے گا تو اس کا کوئی جواب نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ انتظامیہ اسے روکے گی۔ اگر نہ رکا تو اس کی شکست کی تحریر دے گی۔ اہل سنت والجماعت مناظر کتاب اللہ۔ سنت رسول اللہ ﷺ۔ اجماع امت اور قیاس سے استدلال کرے گا۔ وہ ان چار دلیلوں سے باہر نہیں نکلے گا۔ اگر نکلے تو اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا جائے گا بلکہ روکنے پر نہ رکے تو اس کی شکست کی تحریر دی جائے گی۔

۲۔ اہلحدیث نام! جس طرح منکرین سنت کو قرآن نے کبھی اہل قرآن نہیں کہا۔ اسی طرح منکرین اجماع وقیاس وفقہ کو قرآن حدیث میں کہیں اہل حدیث نہیں کہا گیا۔ غیر مقلدین کے نزدیک چونکہ قرآن، حدیث کے علاوہ کوئی دلیل شرعی نہیں۔ اس لئے وہ اہل حدیث نام استعمال نہیں کریں گے کیونکہ قرآن حدیث سے ثابت نہیں اہل سنت بننے کا حضورؐ نے حکم دیا۔ **علیکم بسنتی (الحدیث) من رغب عن سنتی فلیس منی (الحدیث)** اس لئے اہل سنت والجماعت نام ہم استعمال کریں گے۔

۳۔ قرآن پاک کا نام اہل قرآن بھی لیتے ہیں اہل حدیث بھی قادیانی بھی، اہل سنت بھی لیکن اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس ملک میں قرآن پاک اہل سنت ہی لائے۔ انگریز کے دور سے ان کی تفاسیر، تراجم، حواشی موجود ہیں لیکن اہل قرآن، قادیانی اور غیر مقلدین کا کوئی ترجمہ یا تفسیر یا حاشیہ قرآن انگریز کے دور سے پہلے کا نہیں۔ پھر یہ بھی یاد رہے جو قرآن یہاں پڑھا جا رہا ہے وہ قاری عاصم کوفی کی قرأت اور قاری حفص کوفی کی روایت ہے۔

۴۔ جس طرح اہل قرآن نام سے یہ دھوکا نہیں ہونا چاہیے کہ شاید قرآن اہل قرآن کا ہی ہے۔ اس لئے اہل حدیث نام رکھ لینے سے اس دھوکے میں نہیں آنا چاہیئے کہ حدیث کی کتابیں غیر مقلدین کی ہیں کیونکہ حدیث۔ فقہ۔ تفسیر اور اصول کی تمام کتابیں اہل سنت کی ہیں کسی ایک مؤلف کے بارہ میں بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ نہ اجتہاد کی اہلیت رکھتا تھا نہ تقلید کرتا تھا۔ بلکہ مجتہدین کو بوجہ قیاس ابلیس اور مقلدین کو

مشرک کہتا تھا۔ جب تک غیر مقلد مناظر کسی کتاب کے بارہ میں یہ ثابت نہ کردے گا کہ اس کا مؤلف نہ مجتہد تھا نہ مقلد بلکہ مجتہد کو ابلیس مقلد کو مشرک کہتا تھا۔ اسے اپنی کتاب نہ کہے گا۔

۵۔ ہم غیر مقلدین کی وہ کتابیں ان کے مقابلہ میں پیش کریں گے جن کا غیر مقلد ہونا ان کے اقرار سے یا تاریخی شہادت سے ثابت ہوگا۔

۶۔ مناظرہ صرف تحقیقی دلائل کا نام ہوتا ہے۔

اس لئے تحقیقی دلائل سے آگے نہیں بڑھے گا۔ الزامی جواب مناظرہ کا حصہ نہیں ہوتا۔ اس لئے الزامی جوابات کی بجائے تحقیقی جوابات ہی ہوں گے اگر غیر مقلد مناظر تحقیقی جوابات سے گریز کر کے الزامی جوابات پر آیا تو ہم اس کے مقابلے میں الزاماً ہر غیر مقلد کی کتاب پیش کریں گے خواہ وہ تقلید چھوڑ کر نیچری بنا ہو یا چکڑالوی۔ قادیانی بنا ہو یا لامذہب۔

۷۔ خلط مبحث نہیں ہوگا زیر بحث مسائل اجتہادیہ میں مجتہدین کی تقلید ہے جو کتاب وسنت کا حکم بتانے والی ہے نہ کہ کافر باپ دادا کی تقلید جو کتاب وسنت سے ہٹانے والی ہے اگر خلط مبحث ہوا جو یہود کی طرح تحریف وتلبیس ہوگی جو شکست کی علامت ہوگی۔

۸۔ وقت مناظرہ دو گھنٹے ہوگا۔ پہلے گھنٹے میں غیر مقلد مناظر مسائل اجتہادیہ میں عامی کے لئے مطلق تقلید کا وجوب اور شخصی کی اباحت ثابت کرے گا یا مستند کتاب سے حرام اور شرک کا حکم دکھا کر حرام اور شرک ثابت کرے گا۔ پھر فیصلہ لکھا جائے گا کہ کیا واقعی قرآن اور اپنی حدیث کی کتاب سے اس نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا۔ دوسرے گھنٹے میں اہل سنت مناظر ثابت کرے گا کہ مسائل اجتہادیہ میں عامی کے لئے مجتہد کی تقلید مطلق واجب بالذات اور تقلید شخصی واجب بالغیر ہے۔ پھر فیصلہ لکھا جائے گا کہ اہل سنت مناظر نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا یا نہیں فقط۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موضوع بحث منجانب اہل سنت والجماعت

☆ مسائل اجتہادیہ میں جو خود اجتہاد کر سکتا ہو۔ اسے مجتہد کہتے ہیں اس پر اجتہاد کرنا واجب ہے۔ جو شخص اجتہاد نہ کر سکتا ہو اس پر تقلید واجب ہے جو شخص خود اجتہاد کی اہلیت نہ رکھتا ہو نہ تقلید کرے اس پر تعزیر واجب ہے اس کو غیر مقلد کہتے ہیں۔

☆ ۱۳۲۵ھ میں علمائے حرمین شریفین نے علمائے دیو بند سے چند سوالات پوچھے جن میں سوال نمبر ۸، ۹ یہ تھا۔

سوال: تمام اصول و فروع میں چار اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں؟ اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو؟

الجواب: اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چار اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے، کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ آئمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس وہوا کی اتباع کرنے کا انجام الحادوزندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے۔ اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو۔ اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ المھند علی المفند یعنی عقائد علمائے اہل سنت دیو بند ص ۴۳ اس پر ۲۴ متقدمین علماء اہل سنت دیو بند اور ۳۷ متاخرین علمائے اہل سنت دیو بند کے دستخط ہیں۔ اس کے بعد اس جواب پر علمائے حرمین شریفین ۔ علمائے مصر۔ علمائے شام کی بھی تصدیقات لکھی گئیں اور سب نے علماء دیو بند کو اہل سنت قرار دیا۔

بعد ازاں جب حرمین شریفین میں موجودہ سعودی حکومت قائم ہوئی تو اس حکومت نے بھی تقلید کے خلاف کوئی حکم نافذ نہ فرمایا بلکہ حضرت امام عبداللہ بن شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ نے مکہ مکرمہ میں اعلان فرمایا۔

ہمارا مسلک

ہم فروعی مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے طریقہ پر ہیں چونکہ آئمہ اربعہ (ابوحنیفہ، مالک، شافعی احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کا طریقہ منضبط ہے۔اس لئے ہم ان کے کسی مقلد پر انکار نہیں کرتے ان کے سوا چونکہ اور لوگوں مثلاً روافض۔زیدیہ امامیہ وغیرہ کے مذاہب منضبط نہیں ہیں اس لئے ہم ان کو تسلیم نہیں کرتے۔ہم لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ چاروں آئمہ میں سے کسی ایک کی تقلید کریں (الھدیۃ السنیہ مؤلفہ علامہ سلیمان بن سحمان نجدی کا اردو ترجمہ تحفہ وہابیہ اسماعیل غزنوی ص نمبر ۶۱)

☆ حرم پاک مکہ مکرمہ میں جب چار مصلے تھے تو بھی غیر مقلدین کا مصلّی وہاں نہ تھا اب ایک مصلّی ہے تو بھی حنابلہ کا نہ کہ غیر مقلدین کا۔غیر مقلدین کے شیخ الکل کی معیار الحق بار دوم ۱۲۹۷ھ ص ۴۲ پر ہے کہ عامی پر مجتہد اہل سنت کی مطلق تقلید واجب ہے اور شخصی مباح، مولانا محمد حسین بٹالوی ۱۳۳۸ھ نے اشاعۃ السنہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری ۱۹۴۸ء نے اخبار اہل حدیث میں مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی ۱۹۵۶ء نے تاریخ اہل حدیث میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی ۱۹۶۳ء نے (داؤد غزنوی میں) اسی بات کو دہرایا گویا جماعت اہل حدیث کے پنج تن پاک کا ۱۹۶۳ء تک مطلق تقلید کے وجوب اور شخصی کے مباح ہونے پر اتفاق رہا ہے۔جس طرح ہم نے اپنا مسلک اپنی مستند کتاب کے حوالہ سے لکھا آپ بھی اپنی مستند کتاب کے حوالہ سے تقلید کے بارہ میں تحریر کر کے بھیج دیں۔اور یہ بھی وضاحت کریں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے جن علما نے المھند پر تصدیق لکھی اور موجودہ سعودی حکومت کا مسلک اور مذکورہ پانچ اہل حدیثوں کا مسلک مشرکانہ ہے یا نہیں۔

فقط۔محمد امین صفدر عفی اللہ عنہ

۲۰۔۸۔۱۹۹۳ صبح سات بجے

نوٹ: آپ کی جماعت کی مستند کتاب کے حوالہ کے بغیر کوئی تحریر متعلق حکم تقلید

مطلق و تقلید شخصی ہرگز مقبول نہ ہوگی۔ فقط محمد امین صفدر عفی اللہ عنہ،

غیر مقلدین نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ صرف شور مچایا کہ ہم ان کا جواب اتنی جلدی کیسے لکھ سکتے ہیں۔ آخر اہل سنت والجماعت نے کہا کہ اگر جواب لکھنے میں زیادہ وقت صرف ہونے کا اندیشہ ہے تو آپ ان کا جواب ٹیپ کروا دیں۔ مگر ان کو جواب آتا تو ٹیپ کرواتے۔ نہ جواب آیا نہ ٹیپ کروا سکے بالآخر تقریباً ۹ بجے مناظرہ کے لئے بیٹھے۔

اہل سنت والجماعت کی طرف سے احقر (محمد امین صفدر) مناظر تھا لیکن شیر سرحد نورستانی اب باوجود موجود ہونے کے مناظرہ کرنے کو تیار نہ ہوا۔ اس نے اپنی طرف سے اسلام آباد زرعی بارانی یونیورسٹی کے لیکچرار طالب الرحمٰن کو مناظرہ کے لئے بٹھایا۔ جو ہارون آباد میں اپنی نماز کا مکمل طریقہ ثابت کرنے سے عاجز رہا تھا۔ اہل سنت والجماعت کی طرف سے ''مناظرہ ہارون آباد'' کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے مگر طالب الرحمٰن نماز کے بارہ میں سوالات کا آج تک جواب شائع نہ کر سکا۔

اہل سنت والجماعت مناظر نے ابتداء کی اور لوگوں کو سمجھایا کہ پہلے یہ سمجھیں کہ اہل سنت اور غیر مقلدین میں اختلاف کیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری غیر مقلد حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ سے تقلید کی تعریف یوں نقل فرماتے ہیں تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلا دے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا (الاقتصاد ص ۱۷) اس سے صاف معلوم ہوا کہ مقلدین جن مسائل میں تقلید کرتے ہیں وہ مسائل یقیناً بادلیل ہیں کوئی ایک مسئلہ بھی بے دلیل نہیں۔ البتہ عوام کے لئے مسائل جان کر ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ان مسائل کے دلائل کا مطالبہ ضروری نہیں۔

وضاحت

۱۔ اسلام واقعۃً حق اور سچا دین ہے مگر آج کل کے اکثر مسلمان ایسے ہیں جو اسلام کو حق مانتے ہیں لیکن اس کی حقانیت کے دلائل کفار کے سامنے بیان نہیں کر

سکتے۔ایسے اسلام کو تقلیدی اسلام کہا جاتا ہے ہم اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کو حق ماننے کی وجہ سے مسلمان ہیں غیر مقلدین کہتے ہیں کہ دلیل تفصیلی نہ جاننے کی وجہ سے مشرک ہیں ہرگز ہرگز مسلمان نہیں۔ حالانکہ اکثر غیر مقلدین بھی اسی طرح کے مسلمان ہیں اور اپنے آپ کو غلطی سے مسلمان سمجھتے بھی ہیں اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ لوگ اصول دین میں تقلید کر کے مسلمان ہیں مشرک نہیں تھے اور فروعی مسائل میں تقلید کیسے شرک ہو جائے گی۔

(۲) حاجی صاحب جو بانی مناظرہ ہیں یہ حج کر کے آئے ہیں مگر حج کا مکمل طریقہ اب بھی قرآن وحدیث سے نہیں نکال سکتے۔ یہ دوسروں کو دیکھ کر حج کر آئے ہیں جو تقلید ہے۔اہل سنت کے نزدیک یہ حاجی صاحب کہلائیں گے ان کے نزدیک یہ مکہ مدینہ میں شرک کرتے رہے اور اب بھی حاجی نہیں بلکہ مشرک ہیں۔

(۳) حاجی صاحب جب تلاوت قرآن پاک کرتے ہیں تو قرآن پاک کے اعراب اور اوقاف کے دلائل ان کو ہرگز یاد نہیں۔ مگر یہ اس حسن ظن پر تلاوت کرتے ہیں کہ اگر چہ مجھے ان کے دلائل یاد نہیں مگر قرآن پاک میں ایک زبر اور ایک زیر بھی بغیر دلیل کے نہیں اس تلاوت کو تقلیدی تلاوت کہتے ہیں۔اہل سنت کے نزدیک حاجی صاحب کو اس تلاوت پر ثواب ملے گا۔لیکن غیر مقلدین کے نزدیک یہ تقلیدی تلاوت کی وجہ سے مشرک ہے تلاوت کا ثواب کیا ملتا۔اس شرک کی وجہ سے باقی نیکیاں بھی برباد ہو گئیں۔نکاح بھی ٹوٹ گیا۔

(۴) آج جو لوگ نماز پڑھتے ہیں اور ان کو ہر ہر مسئلے کی دلیل تفصیلی قرآن وحدیث سے معلوم نہیں وہ تقلیدی نماز پڑھ رہے ہیں صرف اس حسن ظن پر کہ اگر چہ ہمیں ان مسائل کے تفصیلی دلائل یاد نہیں مگر اس نماز کا ایک مسئلہ بھی بے دلیل نہیں۔ تمام مسائل بادلیل ہیں۔اہل سنت اس نماز کو صحیح مانتے ہیں غیر مقلدین اس نماز کو شرک قرار دیتے ہیں۔ غیر مقلدین سو فیصد یہی تقلیدی نماز پڑھتے ہیں اور اپنے

عقیدے کے مطابق مشرک بنتے ہیں افسوس کہ تقلید کا نام چھوڑا مگر شرک ان کی جان نہیں چھوڑتا۔

(۵) ایک شخص ہمارے پاس آتا ہے جو عیسائی ہے اس کا نام رحمت مسیح ہے اور کہتا ہے کہ میں اسلام قبول کرنے آیا ہوں ہم نے اسے مسلمان کر لیا۔ اس کا نام رحمت اللہ رکھ دیا۔ اس نے نہ ہی عیسائیت کا جھوٹا ہونا ہمارے سامنے کسی دلیل سے ثابت کیا بلکہ بلا ذکر دلیل عیسائیت چھوڑ دی۔ اور نہ ہی اسلام کی حقانیت کے دلائل کا ہم سے مطالبہ کیا۔ مگر اسلام قبول کر لیا صرف اس حسن ظن پر کہ اسلام یقیناً سچا دین ہے۔ اور اس کی صداقت دلائل سے ثابت ہے اگر چہ میں نے وہ دلائل نہیں پوچھے اب اہل سنت کے نزدیک یہ آیا تو کافر تھا اور گیا مسلمان ہو کر۔ مگر غیر مقلدین کے نزدیک وہ کافر آیا تھا کافر ہی رہا بلکہ اس پر ہر دو شرک اور سوار ہو گئے عیسائیت کو بھی تقلیداً چھوڑا جو شرک ہے اور اسلام بھی تقلیداً قبول کیا جو دوسرا شرک ہے۔

اہل سنت والجماعت مناظر نے جب اس عام فہم طریقہ سے نقطہ اختلاف سمجھایا۔ تو شیر سرحد نورستانی اور طالب الرحمٰن کے جسم پر لرزہ اور زبان پر سکتہ طاری تھا اور پورے مناظرے میں ان کا جواب نہیں دے سکے۔ اور اپنے غیر مقلد حاجیوں، قاریوں اور نمازیوں کو شرک کی دلدل سے نہیں نکال سکے۔

دلائل کی وضاحت

مسئلہ کی وضاحت کے بعد دلائل کی وضاحت ضروری تھی کہ کون مناظر کون سے دلائل سے استدلال کر سکتا ہے۔ اہل سنت والجماغت مناظر نے بتایا کہ ہم اہل سنت والجماعت بالترتیب چار دلائل کو مانتے ہیں۔

کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع اور قیاس، اور مثال سے سمجھایا کہ دیکھو ہم نماز میں رکوع کرتے ہیں اس کا حکم قرآن پاک میں ہے۔ مگر رکوع جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنا رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن

حمدہ ربنالک الحمد پڑھنا قرآن پاک سے ثابت نہیں۔ یہ سب سنت سے ثابت ہے۔ اب ان تینوں اذکار کا آہستہ پڑھنا نہ قرآن پاک میں صراحۃً ہے نہ کسی حدیث میں صراحۃً ہے البتہ اس پر امت کا اجماع ہے۔ پھر اگر بھول کر رکوع میں سبحان ربی العظیم کی بجائے سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لیا جائے تو نماز فاسد ہوگئی یا سجدہ سہو لازم ہوگیا۔ یا کیا ہوگا اس کا جواب سوائے قیاس کے کہیں نہیں ملے گا کہ یہ ترک سنت ہے اور سنت کے ترک سے نہ نماز فاسد ہوتی ہے نہ سجدہ سہو لازم آتا ہے نماز ہوگئی۔ اس مسئلہ میں ہم نے اپنے امام کی تقلید کی اگر آپ اس مسئلہ کا حکم صراحۃً قرآن و حدیث میں نہ دکھا سکے تو آپ یہ مسئلہ کہاں سے لیں گے افسوس کہ نورستانی اور اس کے مناظر نے پورے مناظرے میں اس مسئلہ کا حکم قرآن حدیث سے نہ دکھایا نہ اس کا کوئی متبادل حل پیش کیا۔

اس کے بعد اہل سنت والجماعت مناظر نے کہا کہ غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف قرآن اور حدیث کو مانتے ہیں وہ قرآن اور حدیث کے علاوہ کوئی بات نہیں کرے گا۔ مگر افسوس کہ تقریباً تین گھنٹے کے مناظرہ میں ایک آدھ آیت پڑھی وہ بھی مسئلہ سے بے تعلق۔ نہ کوئی حدیث بیان کی جس سے سب نے جان لیا کہ مناظرہ کے وقت نورستانی صاحب اور ان کے مناظر اہل حدیث ہرگز نہیں رہتے سارا وقت احادیث نفس بیان کرنے میں ضائع کرتے ہیں۔

لیکن اس مناظرہ میں تو نورستانی اور اس کے مناظر نے اجماع امت اور اجتہاد کو صراحۃً دلیل شرعی مان لیا۔ اس پر ان سے تین سوالات پوچھے گئے۔

(۱) کہ اہل سنت والجماعت حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی چار دلائل کو مانتے ہیں تو ان کی فقہ کی مستقل کتابیں ہیں جن میں کتاب، سنت، اجماع، قیاس کے تمام مسائل آسان اور عام فہم ترتیب سے درج ہوتے ہیں آپ بھی اپنے فرقہ کی ایسی مستند مکمل اور مدون کتاب بتائیں۔ لیکن وہ پورے مناظرے میں ایسی کتاب کا نام نہ بتا سکے اور

نہ ہی پیش کر سکے۔ معلوم ہوا کہ یہ لوگ جان چھڑانے کے لئے اجماع اور اجتہاد کو ماننے کا اقرار کرتے ہیں اس پر قائم نہیں رہتے ورنہ ضرور مذاہب اربعہ کی طرح ان کی مکمل کتابیں جن میں اجماعی اور قیاسی مسائل جمع ہوتے موجود ہوتیں۔ (یہ دلیل قابل غور ہے)

(۲) دوسرا سوال یہ پوچھا گیا کہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ان چاروں دلائل کو مانتے ہیں تو ان کو آپ اہل حدیث نہیں مانتے بلکہ اہل الرائے کہتے ہیں اب آپ نے بھی یہ چاروں دلیلیں مان لیں تو آپ بھی اہل حدیث نہیں رہے بلکہ اہل الرائے بن گئے ہیں۔ آئندہ اپنے کو اہل حدیث کہہ کر کسی کو دھوکا نہ دینا۔ اس سوال کا جواب بھی پورے مناظرے میں نہیں دیا۔

(۳) تیسرا سوال یہ تھا کہ جب آپ اجتہاد کرتے ہیں (باوجود نااہل ہونے کے) تو اس کے بارہ میں کہتے ہیں کہ یہ اجتہاد کتاب وسنت کی روشنی میں ہے۔ اس لئے ماانزل اللہ میں شامل ہیں لیکن آئمہ مجتہدین نے جو اجتہادات کئے ان کا اعلان ہوتا ہے۔ القیاس مظهر لا مثبت۔ کہ ہم قیاس سے کوئی مسئلہ گھڑتے نہیں بلکہ کتاب وسنت کے ہی پوشیدہ مسئلہ کو ظاہر کرتے ہیں جو یقیناً ماانزل اللہ ہے لیکن ان آئمہ کے مسائل کو ماانزل اللہ میں شامل نہیں کرتے بلکہ ولا تتبعوا من دونه اولیاء کے تحت لاتے ہیں۔ یہ عجب اندھیرا ہے کہ جن آئمہ کا مجتہد ہونا دلیل شرعی (اجماع امت) سے ثابت ہو ان کے اجتہادات کو ماانزل اللہ میں شامل نہ کیا جائے اور جو شخص اجتہاد تو کجا تقلید کی تعریف سے بھی جاہل ہو۔ جو بے چارہ خطاء کا ترجمہ ''جان بوجھ کر غلطی کرنا'' کرتا ہو۔ جس کی جہالت عالم آشکارا ہو جو فرمان رسول ﷺ کہ آخری زمانہ میں لوگ جاہلوں کو اپنا دینی پیشوا بنا لیں گے وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے۔ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (متفق علیہ) کا کامل ترین مصداق ہو اس کی جہالت کو ماانزل اللہ کا درجہ دیا جائے۔ آخر یہ فرق کہ جو اجتہاد کے اہل ہیں

ان کے اجتہادات ما انزل اللہ میں شامل نہیں اور جو نا اہل ہوں ان کے اجتہادات ما انزل اللہ میں شامل ہیں کس قرآن و حدیث میں ہے۔ افسوس کہ نورستانی اور اس کے مناظر نے آخر تک اس سوال کا جواب نہیں دیا۔

غیر مقلدین کا دعویٰ کہ تقلید شخصی شرک ہے

یہ دعویٰ تھا جو غیر مقلدین نے ثابت کرنا تھا مگر نورستانی کے مناظر نے پہلے تو یہ شور مچایا کہ یہ دعویٰ نہیں بلکہ جواب دعویٰ ہے اس جہالت پر نورستانی نے اپنے مناظر کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ جس سے علماء یہ سمجھ گئے کہ بے چارہ نورستانی بھی دعویٰ کی تعریف نہیں جانتا۔ جب اسے بانی مناظرہ نے خود بھی کہا کہ یہ آپ کا دعویٰ ہے۔ آپ تمام حنفیوں شافعیوں مالکیوں۔ حنبلیوں کو روزانہ مشرک کہتے ہیں۔ اب یہ ثابت کرو کہ اجتہادی مسائل میں عوام کے لئے مجتہد کی تقلید شخصی شرک ہے۔ اب نورستانی کے مناظر کا فرض تھا کہ وہ ایک آیت یا ایک حدیث پڑھ دیتا کہ اجتہادی مسائل میں عوام پر مجتہد کی تقلید شرک ہے۔ یا ناکامی اور مایوسی کا ہی ذکر اس شعر میں کر دیتا۔

اے میرے باغ آرزو کیسا ہے باغ ہائے تو
کلیاں تو گو ہیں چار سو کوئی کلی کھلی نہیں

الٹی گنگا

نورستانی کے مناظر نے کہا کہ اہل سنت مناظر پہلے تقلید شخصی کا لفظ قرآن میں دکھائے پھر تقلید شخصی کی تعریف قرآن سے دکھائے۔ پھر واجب کی تعریف قرآن سے دکھائے۔ پھر اس تقلید شخصی کا واجب ہونا قرآن سے دکھائے۔

اہل سنت مناظر

اصطلاحات کی تعریفیں قرآن پاک میں نہیں ہوتیں جیسے اصول حدیث کی کسی اصطلاح کی کوئی جامع مانع تعریف قرآن میں نہیں۔ اگر آپ کا عقیدہ یہی ہے کہ تمام اصطلاحات اور احکامات کی تعریفیں قرآن پاک میں ہوتی ہیں۔ تو آپ اپنے

اس خودساختہ اصول پر تقلید شخصی کا لفظ قرآن پاک سے دکھادیں۔تو ہم اپنا غلط ہونا مان لیں گے اپنے دعویٰ سے دست بردار ہو جائیں گے کیونکہ قرآن پاک کا ہمارے نزدیک بھی دلائل میں پہلا نمبر ہے۔اس پر بانی مناظرہ اور دیگر سامعین نے بھی اہل سنت مناظر کی تائید کی اور کہا کہ سارا جھگڑا اسی سے چلا ہوا ہے کہ حنفی مشرک ہیں اور شرک نا قابل معافی گناہ ہے۔اس لئے آپ یہ ثابت کردیں۔بات ختم ہو جائے گی۔

پہلی دلیل

نورستانی کے مناظر نے یہ آیت پڑھی ﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ﴾ اتباع کرو صرف اس چیز کی جو اللہ نے اتاری اور وہ قرآن وحدیث ہے اور نہ تقلید کرو اس کے سوا اولیاء کی یہ آئمہ اربعہ کی فقہ ہے اور کہا کسی ولی کو نہ مانو۔

جواب: اہل سنت مناظر نے کہا کہ اس آیت میں ہے کہ جو اللہ نے اتارا اس کی تابعداری کرو اس کے علاوہ کسی ولی من دون اللہ کی تابعداری نہ کرو۔آپ کے بڑے بھائی اہل قرآن کہتے ہیں کہ ما انزل اللہ صرف قرآن ہے۔صحاح ستہ ما انزل اللہ نہیں بلکہ من دونہ اولیاء میں شامل ہیں۔آپ کی طرف سے جواب یہ ہوتا ہے۔کہ رسول دین میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ وہی کہتا ہے جو خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔اس لئے وہ بھی ما انزل اللہ میں شامل ہے۔ہم اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ مجتہدین کا بھی یہی اعلان ہوتا ہے کہ القیاس مظھر لا مثبت کہ ہم دین کا کوئی مسئلہ از خود نہیں گھڑتے بلکہ کتاب و سنت کی روشنی سے ہی اخذ واستنباط کرتے ہیں۔اس لئے کتاب وسنت سے نکالا ہوا حکم ما انزل اللہ میں ہی شامل ہے۔جیسا کہ آپ اپنے اجتہادات کو ما انزل اللہ ہی مانتے ہیں۔نیز اہل سنت مناظر نے کہا کہ اس آیت میں نہ تقلید شخصی کا لفظ۔نہ تقلید شخصی کا ذکر نہ تعریف نہ حکم۔نورستانی صاحب نے بھی نہیں کہا کہ بیٹا مناظر بن بیٹھے ہو۔دلیل اور

دعویٰ کی مطابقت ضروری ہے۔ اس آیت کا دعویٰ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

اہل السنّت والجماعت کی پہلی دلیل

اللہ تعالیٰ نے جس طرح قرآن پاک میں اپنی اتباع کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اتباع بلا مطالبہ دلیل ہوتی ہے۔ اسی طرح رسول پاک ﷺ کی اتباع کا بھی حکم ہے ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ﴾ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اور ظاہر ہے کہ رسول اقدس ﷺ کی پیروی بھی بلا مطالبہ دلیل ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اجماع کی اتباع کا بھی حکم دیا ہے۔ ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (۴۔۱۱۵) اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اس کو وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ پہنچا اکابر علماء نے اس آیت سے یہ مسئلہ بھی نکالا ہے کہ اجماع کا مخالف اور منکر جہنمی ہے یعنی اجماع امت کو ماننا ضروری فرض ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر جس نے جدا راہ اختیار کی وہ دوزخ میں جا پڑا۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۲۵)

اجماع کے بعد منیب کی اتباع کا بھی حکم دیا۔ ﴿وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ﴾ اور تقلید کر اس کے مذہب کی جو رجوع ہوا میری طرف (۳۱:۱۵)

مجتہد کتاب وسنت کی طرف ہی رجوع کر کے احکام شرعیہ کا استنباط کرتا ہے۔ ان چار اتباعوں میں ظاہر ہے کہ خدا کی اتباع احکام الوہیت میں ہوگی رسول کی اتباع احکام رسالت میں ہوگی۔ اجماع کی اتباع احکام اجماعیہ میں ہوگی اور مجتہد کی تقلید احکام اجتہادیہ میں ہوگی۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ غیر مجتہد کو احکام اجتہادیہ میں مجتہد کی تقلید کا حکم دے رہا ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ پس خدا۔ رسول

اور اجماع کی اتباع فرض ہوئی کیونکہ یہ تینوں خطا سے معصوم ہیں۔ اور مجتہد خطاء سے معصوم نہیں اگر چہ اس کی خطا پر بھی اللہ تعالیٰ اجر عطاء فرماتے ہیں اس لئے وہ معصوم تو نہیں لیکن مطعون بھی نہیں بلکہ ہر ہر حال میں ماجور ہے اس لئے اس کی تقلید واجب ہوئی۔ آیت کریمہ میں من ہے جو جنس کے لئے ہے۔ جو ایک مجتہد اور ایک سے زیادہ کو برابر شامل ہے اور جس ملک میں ایک ہی مجتہد کا مذہب متواتر ہو وہاں تکویناً اسی کی تقلید شخصی متعین ہے جیسے یمن میں جس تواتر اور یقین کے ساتھ حضرت معاذؓ کے اجتہادی احکام ملتے تھے اور تواتر کے ساتھ حضرت ابو بکر حضرت عمرؓ وغیرھما کے فتاویٰ نہیں ملتے تھے اس لئے یمن کے سب لوگ حضرت معاذؓ کی ہی تقلید شخصی کرتے تھے اسی طرح اس ملک میں درساً افتاء وعملاً صرف اور صرف مذہب حنفی ہی متواتر ہے۔ اس لئے اس ملک میں اس حکم خداوندی کا پورا کرنا صرف امام صاحب کی تقلید سے ہو سکتا ہے اس کے علاوہ اس آیت پر عمل ممکن ہی نہیں،

غیر مقلد مناظر کا واویلا

اس قرآنی دلیل سے سب سامعین مسئلہ کو مان گئے مگر غیر مقلدین نے شور وغوغا شروع کر دیا۔ انہیں سمجھایا گیا کہ قرآن پاک سن کر شور مچانا ابو جہل کی تقلید ہے۔ آپ تو مجتہد کی تقلید کو شرک کہتے ہیں۔ ابو جہل کی تقلید کب سے آپ پر فرض ہو گئی ہے۔

لفظی چکر

نورستانی اور اس کے مناظر نے کہا کہ اتباع کا معنی تقلید کرنا تحریف قرآن ہے۔ اتباع کہتے ہیں قرآن وحدیث کی بات ماننے کو۔ جب کہا گیا کہ یہ فرق قرآن حدیث سے دکھا دیں تو مناظر صاحب کی بولتی بند ہو گئی یہ فرق قرآن وحدیث سے نہ دکھا سکا۔ وہ تو یہیں بند تھا پھر جب اہل سنت مناظر نے کہا کہ تمہیں تو قرآن پاک کی کبھی ہوا بھی نہیں لگی قرآن پاک میں ہے کہ مشرکین مکہ کہا کرتے تھے ہم اپنے باپ دادا کی اتباع کرتے ہیں (۲۔۱۷۰) کیا یہاں اتباع کا معنی قرآن وحدیث کرتے

ہو۔اسی طرح قرآن نے شیطان کی اتباع سے منع کیا ہے۔(۲۔۱۶۸، ۲۔۲۰۸، ۶۔۱۴۲، ۲۴، ۲۱) کیا ان کی شہوات کا نام قرآن حدیث تھا پھر قرآن میں بعض کے بارے میں آتا ہے ﴿فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ فِرْعَوْنَ﴾ (۱۱۔۹۷) کیا فرعون قرآن و حدیث سناتا تھا کہ اس کی بات ماننے کو اتباع کہا گیا ہے اب فرمایئے تحریف آپ کر رہے ہیں یا ہم۔اب تو نورستانی اینڈ کمپنی پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔اور دنیا دیکھ رہی تھی کہ ان کی باتیں قرآن پاک کی صریح آیات کے خلاف ہیں۔اب لوگوں کا خیال تھا کہ یہ لوگ قرآن کی صریح مخالفت سے توبہ کرلیں گے۔مگر ضد کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔نورستانی مناظر نے ان آیات کو ماننے کی بجائے یہ مطالبہ کر دیا کہ یہ ثابت کرو کسی اصولی نے تقلید اور اتباع کو ہم معنی قرار دیا ہو۔آہ! قرآن سے تسلی نہ ہوئی اب کسی امتی کے قول کی ضرورت پیش آرہی ہے۔چنانچہ منکرین قرآن کو گھر تک پہنچانے کے لئے ان کا یہ مطالبہ بھی پورا کر دیا گیا۔کتاب کشاف اصطلاحات الفنون سے دکھایا گیا کہ التقلید اتباع الانسان غیرہ ص ۱۱۷۸ تقلید یہ ہے کہ انسان دوسرے کی اتباع کرے۔یہی بات علامہ ابن ملک اور علامہ ابن المعینی نے شرح منار مصری ص ۲۵۲ پر اور نامی شرح حسامی ص ۱۹۰ پر بھی ہے قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں "اتباع اور تقلید کے معنی واحد ہیں۔(سبیل الرشاد ص ۲۷) حضرت مولانا خیر محمد صاحب نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں" اس سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے اتباع و تقلید میں فرق کیا ہے وہ ان کی خاص اصطلاح ہے جو ہم پر حجت نہیں **لا مناقشۃ فی الاصطلاح** (خیر التقلید ص ۲۲)

ایک اور بدحواسی

اب نورستانی اور اس کے مناظر صاحب مبہوت ہو چکے تھے۔قرآنی دلیل ماننا اپنے مذہب کی شکست تھی۔مگر خاموش ہو جانا بھی بہت بڑی ذلت تھی تو مناظر صاحب نے اس مثال کو پورا کر ہی دیا کہ ملا آں باشد کہ چپ نشود۔بدحواس ہو کر بولے جب تقلید بحکم قرآن واجب ہے تو امام ابو حنیفہؒ کس کے مقلد تھے۔انہوں نے

کیوں اس حکم کو نہیں مانا۔

اہل سنت مناظر نے بتایا کہ امام ابو حنیفہؒ تو منیب ہیں اور ہم ان کے مقلد یہ ایسی ہی جہالت کا سوال ہے جیسے کوئی جاہل کہے کہ اگر مقتدی پر امام کی اقتدا واجب ہے تو امام اس واجب کا کیوں تارک ہے۔ کوئی باغی کہے کہ اگر رعایا پر حاکم کی تابعداری واجب ہے تو حاکم کیوں اس واجب کا تارک ہے کوئی مریض کہے اگر مجھے اپریشن کرانا لازمی ہے تو ڈاکٹر کیوں اپریشن نہیں کراتا۔ ہائے افسوس ایسی جہالتوں کا نام عمل بالحدیث رکھا ہوا ہے۔

ایک اور دلیل

اہل سنت والجماعت مناظر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے ایک وہ جن کو قرآن اولوالالباب۔ فقہاء۔ اہل استنباط اور اولوالابصار کے معزز القاب سے یاد کرتا ہے ان کو حکم دیا ہے ﴿فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَار﴾ اے صاحب بصیرت لوگو قیاس کرو۔ اسی حکم کے مطابق مجتہد پر اجتہاد واجب ہے لیکن جو لوگ خود یہ اہلیت نہ رکھتے ہوں وہ کیا کریں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانبیاء) اگر تم نہیں جانتے تو یاد رکھنے والوں سے دریافت کر لیا کرو قرآن پاک میں اولو الابصار اور اہل ذکر ایک ہی چیز ہے اور جب اولو الابصار اور اہل ذکر کو قیاس اور اجتہاد کا حکم دیا تو لوگ ان سے ان قیاسی اور اجتہادی مسائل کا ہی سوال کریں گے اور وہی لوگ سوال کریں گے جو خود قیاس اور اجتہاد نہیں کر سکتے۔ اسی کو عرف میں تقلید کہتے ہیں۔ اس میں اہل ذکر جنس ہے۔ جیسے انسان جنس ہے ایک انسان کو بھی انسان ہی کہا جاتا ہے۔ تو ایک اہل ذکر کی تقلید بھی تقلید ہی ہوئی۔ اور اسی کو تقلید شخصی کہتے ہیں۔ ہمارے اس ملک میں جس طرح قرآن پاک کی سات قرأتوں میں سے عوام و خواص میں صرف قاری عاصم کوفیؒ کی ہی قرأت تلاوۃً متواتر ہے۔ اور سب لوگ حتی کہ غیر مقلدین بھی ساری عمر ایک ہی کوفی قاری کی

قرأت پر تلاوت کر رہے ہیں۔ غیر مقلدین نے مکی قاری کو بھی چھوڑ دیا اور مدنی قاری کو بھی، سات میں سے ایک کوفی قاری کی قرأۃ پر تلاوت کرتے ہیں تو آج تک اس کو کسی نے شرک نہیں کہا بالکل اسی طرح اس ملک میں آئمہ اربعہ کے مذاہب سے صرف حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا ہی مذہب عملاً متواتر ہے۔ اسی لئے یہاں تکویناً صرف اور صرف امام صاحب کی تقلید شخصی متعین ہے۔ یہ کہنا کہ ایک کی تقلید شرک ہے اور زیادہ کی شرک نہیں ایک جاہلانہ بات ہے۔ قرآن وحدیث میں کہیں اس کا نشان تک نہیں اور ہر شخص جانتا ہے کہ جو چیز شرک ہے وہ ایک کے ساتھ بھی شرک ہے اور دس کے ساتھ بھی شرک ہے مثلاً ایک بت کو سجدہ کرنا اگر شرک ہے تو دس بتوں کو بھی سجدہ کرنا شرک ہے آج تک کسی جاہل نے بھی یہ بات نہیں کہی کہ ایک بت کو سجدہ کرنا تو شرک ہے لیکن صبح ایک بت کو سجدہ کرو دوپہر دوسرے بت کو سجدہ کرو۔ سہ پہر تیسرے بت کو سجدہ کرو اور شام کو چوتھے بت کو سجدہ کرو تو تم مشرک نہیں رہو گے بلکہ اہل حدیث بن جاؤ گے۔

تیسری قسم وہ لوگ ہیں جو نہ تو خود اجتہاد کی اہلیت رکھتے ہوں اور نہ ہی مجتہدین کی تقلید کریں ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں آتا ہے۔ ﴿اُولٰئِکَ کَا الْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلّ﴾ وہ چوپایوں سے بھی گمراہ تر ہیں اور قبر میں فرشتہ قیامت تک ان کی پٹائی یہ کہہ کر کرے گا کہ لادریت و لاتلیت بخاری ۱/۱۸۷ نہ تو خود صاحب درایت تھا نہ کسی صاحب درایت کی تقلید کی تھی اور جب قبروں سے اٹھیں گے تو روتے ہوئے دوزخ کو جا رہے ہوں گے اور یہ پکار رہے ہوں گے ﴿لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْنَعْقِلُ مَاکُنَّا فِیْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ﴾ اگر ہم (عقل والوں کی بات) سن لیتے (تقلید کر لیتے) یا خود صاحب عقل (مجتہد) ہوتے تو آج دوزخ کی آگ میں نہ جلتے۔ کیونکہ دنیا میں ہدایت اور قبر وحشر میں نجات ان ہی دو طریقوں میں منحصر ہے۔ یا انسان خود صاحب بصیرت ہو یا صاحب بصیرت کی تقلید کر لے یہ بات کتاب وسنت کے علاوہ

بھی ایک عالمگیر حقیقت ہے۔ ہر فن میں نہ جاننے والے ماہرین فن کی تقلید کرتے ہیں۔ فرشتے کی پٹائی سے بھی ثابت ہوا ہے کہ غیر مقلد پر تعزیر واجب ہے۔

قرآن کی تحریف معنوی

اس واضح دلیل کے بعد اگر قرآن پاک کی عظمت ذرا بھر بھی دل میں ہوتی تو نورستانی کو مان لینا چاہیئے تھا کہ تقلید واجب ہے مگر ان کے مناظر نے شور مچا دیا کہ سنی مناظر نے قرآن میں تحریف کر دی ہے سورۃ النمل میں اس آیت کے بعد بالبینات والزبر ہے کہ سوالات با دلیل پوچھا کرو۔ سنی مناظر نے یہ الفاظ نہیں پڑھے اس پر وہاں موجود علماء توبہ توبہ کر رہے تھے کہ قرآن پر اتنا بڑا جھوٹ کیونکہ بالبینات والزبر کا تعلق ارسلنا کے ساتھ ہے ہم نے رسولوں کو دلائل اور کتابیں دے کر بھیجا لیکن نورستانی کا مناظر یوں ترجمہ کر رہا تھا کہ سوال کرنے والا دلائل اور کتابوں کے ساتھ سوال کرے اس صورت میں تو کلام کا مطلب ہی فوت ہو جائے گا بلکہ بالکل بے معنی ہو جائے گا کیونکہ سائل کو مسائل کے دلائل بھی یاد ہیں تو اس کو پوچھنے کی کیا ضرورت؟ افسوس کہ نورستانی اور اس کے ساتھی علماء اس غلط ترجمہ پر خوش ہو رہے تھے نہ خدا کا خوف تھا نہ انسانوں کی شرم اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس قرآنی دلیل سے فرار کے لئے فوراً یہ مطالبہ شروع کر دیا کہ کوئی حنفی اپنے امام سے بھی تقلید کا واجب ہونا ثابت نہیں کر سکتا اگر ہمت ہے تو ثابت کر دکھاؤ۔

آئمہ اور تقلید

اہل سنت مناظر نے بتایا کہ جس طرح صحابہ کے زمانہ میں تقلید متواتر تھی۔ اسی طرح آئمہ سے بھی تقلید تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حدیث کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبدالرزاق میں صحابہ اور تابعین کے ہزارہا فقہی فتاویٰ مذکور ہیں۔ جن میں نہ فتویٰ دینے والوں نے اپنے فتویٰ کے ساتھ کوئی آیت یا حدیث بطور دلیل بیان کی نہ عمل کرنے والوں نے ان سے دلیل کا مطالبہ کیا کہ جب تک آیت یا حدیث سے

دلیل نہیں دو گے ہم عمل نہیں کریں گے اسی کا نام تقلید ہے اس پورے خیر القرون میں دو ہی قسم کے لوگ تھے مجتہدین جو بلا ذکر دلیل فتاویٰ دیتے اور مقلدین جو بلا مطالبہ دلیل ان فتاویٰ پر عمل کرتے تقلید کا انکار کرنے والا۔ یا تقلید کو شرک کہنے والا کوئی بدعتی آدمی بھی اس دور میں نہیں تھا چہ جائیکہ ایسا بدعتی فرقہ اس زمانہ میں موجود ہوتا۔ اسی طرح آئمہ اربعہ نے جو لاکھوں مسائل عوام کے لئے مدون کروائے ان مسائل کے ساتھ دلائل کو بالکل مرتب نہ کروایا۔ اور عوام نے بھی بلا مطالبہ دلیل تواتر کے ساتھ ان پر عمل شروع کر دیا۔ تو لاکھوں مسائل کو بلا ذکر دلائل مرتب کروانا کہ عوام اس پر عمل کریں یہ دعوت تقلید ہے جو آئمہ سے متواتر ہے اس کا انکار متواترات کا انکار ہے اور کفایہ کتاب الصوم (ج ۲ ص ۲۹۴) پر ہے کہ "جب مفتی وصف اجتہاد سے متصف ہو تو عامی پر واجب ہے کہ اس کی تقلید کرے اگر چہ مفتی مجتہد سے اس میں چوک ہی ہو گئی ہو۔ اس کے علاوہ کسی چیز کا اعتبار نہیں یہ بات حسن نے امام ابو حنیفہ سے ابن رستم نے امام محمدؒ اور بشر بن الولید نے امام ابو یوسف رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔ اب غیر مقلد مناظر کا فرض ہے کہ وہ بھی آئمہ اربعہ سے ثابت کرے کہ کسی امام نے عامی کے لئے مجتہد کی تقلید شخصی کو شرک کہا ہو۔ یہ سارے مل کر بھی قیامت تک ایک بھی ایسا قول پیش نہیں کر سکتے۔ چنانچہ سارے مناظرے میں وہ ایسا قول پیش کرنے سے عاجز رہے اور منہ اوپر نہیں اٹھا سکتے تھے۔

ترجمہ میں پریشانی

امام صاحب کے جس ارشاد کا ترجمہ اوپر لکھا ہے اس میں یہ الفاظ تھے وان کان المفتی اخطاء فی ذالک اگر چہ مفتی سے اس میں چوک ہو گئی ہو اور احادیث میں صراحت ہے کہ مجتہد کی خطا پر بھی اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتے ہیں اب نورستانی کا مناظر اخطا کا ترجمہ کر رہا تھا کہ اگر چہ مفتی نے جان بوجھ کر غلطی کی ہو اور اس سے بڑھ کر ایک حدیث کا بھی ترجمہ کر دیا کہ میری امت میں جو جان بوجھ کر غلطی کرے وہ معاف ہے اللہ کا شکر ہے قرآن اس نے پڑھا نہیں ورنہ قرآن پاک کی آیت

﴿لیس علیکم جناح فیما اخطاتم به و لکن ماتعمدت قلوبکم و کان الله غفورا رحیما﴾ جس کا ترجمہ ہے اور گناہ نہیں تم پر جس چیز میں چوک جاؤ پر وہ جو دل سے ارادہ کرو اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان مگر مناظر صاحب کے مطابق ترجمہ یوں بنتا ''اور گناہ نہیں تم پر جس چیز میں جان بوجھ کر غلطی کرو تم پر وہ جو دل سے ارادہ کرو اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ اب دیکھو یہ ترجمہ قرآن پاک کی آیت کو کس طرح بے معنی کر دے گا۔ مناظر صاحب سارے مناظرے میں اس کا صحیح ترجمہ نہ کر سکے نورستانی اور باقی غیر مقلد علماء اپنے مناظر کی جہالت پر سخت پریشان تھے۔ جو شخص نہ قرآن کا ترجمہ صحیح کر سکے نہ ہمارے امام کے ایک قول کا بھی صحیح ترجمہ کر سکے حدیث کا ترجمہ بھی غلط کرتا ہو وہ اس فرقہ کا رئیس اور مناظر ہے۔ اب تو حضور ﷺ کا ارشاد پاک واضح ہو گیا کہ آخری زمانہ میں لوگ جاہلوں کو اپنا دینی پیشوا (بلکہ مناظر) بنا لیں گے وہ بے علمی سے مسائل بتائیں گے خود گمراہ ہوں گے دوسروں کو گمراہ کریں گے (متفق علیہ) اس حدیث پاک کے مطابق کس کو اس فرقہ کے ضال اور مضل ہونے میں شک ہو سکتا ہے۔

تقلید کی تعریف میں ایک اور چکر

قرآن و حدیث کا نام لے کر تقلید کو شرک کہنے والوں کا جھوٹ اور فریب آج روز روشن کی طرح عیاں ہو چکا تھا قرآن و حدیث اس مسئلہ میں ان کو دھتکار چکے تھے۔ اب وقت پورا کرنا تھا۔ پھر تقلید کی تعریف کا نیا چکر ڈال دیا تاکہ عوام کے ذہن کو الجھایا جا سکے۔ نورستانی کے مناظر کے پاس نہ قرآن کی آیت تھی نہ نبی کا ارشاد۔ بزعم خود دس کتابوں کی عبارتیں تقلید کی تعریف پر پڑھ ڈالیں کتاب التعریفات کو بڑے فخر سے پیش کیا مگر اس کی تین چوتھائی عبارت چھوڑ دی۔ تعصب اور ضد کا خدا ستیاناس کرے نورستانی خود دیکھ رہا تھا مگر اس نے بالکل نہیں کہا کہ بیٹا رسول اکرم ﷺ نے خیانت کو منافق کی نشانی فرمایا ہے۔ اہل حدیث کی نشانی نہیں فرمایا۔ تم ایسی خیانتیں کر کے ساری جماعت کو بدنام کر رہے ہو مگر نورستانی اس کو اس بدحرکت سے تب ٹوکتا کہ

ذرہ بھی اس میں دیانت ہوتی اذلیس فلیس بات صرف اتنی تھی کہ بعض کتابوں میں تقلید کے بیان میں لکھا تھا کہ تقلید حقیقی یہ ہے کہ ایسی بات کو ماننا جو بے دلیل ہو۔اس تعریف کے مطابق نبی ﷺ اور اجماع کی طرف رجوع کرنا تقلید نہیں کیونکہ ان کی طرف رجوع کرنا دلیل کی طرف رجوع کرنا ہے اور اس تعریف کے مطابق عوام کا مفتی مجتہد کی طرف رجوع کرنا یا قاضی کا عادل گواہوں کی طرف رجوع کرنا بھی تقلید نہیں کیونکہ اس رجوع کو نص نے واجب قرار دے دیا ہے اور مجتہد کا قول دلیل پر مبنی ہوتا ہے بے دلیل نہیں ہوتا۔اس لئے مجتہد کی تابعداری کو تقلید نہیں کہا جائے گا۔لیکن عرف (اہل اسلام اور اہل اصول کا) یہ ہے کہ مجتہد کی تابعداری کو باوجود دلیل ہونے کے تقلید کہا جاتا ہے اور یہی اہل اصول میں مشہور اور قابل اعتماد ہے (مطلب عبارت فواتح الرحمت) بلکہ غزالی۔آمدی اور ابن حاجب نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اگر رسولؐ اور اجماع کی پیروی کو بھی تقلید کہا جائے تو کوئی حرج نہیں (معیار الحق) خلاصہ اس کا یہی ہے کہ اگر تقلید کا معنی بے دلیل بات کو مان لیا جائے تو نبیؐ کی پیروی۔اور اجماع کی پیروی کی طرح مجتہد کی پیروی کو بھی تقلید نہیں کہا جائے گا کیونکہ ان کی پیروی دلیل کی پیروی ہے اور اگر تقلید کا معنی یہ لیا جائے کہ کسی بادلیل بات کو بلا مطالبہ دلیل مان لیا جائے تو اس کے موافق نبیؐ۔اجماع اور مجتہد سب کی پیروی کو تقلید کہا جائے گا مگر عرف میں مجتہد کی پیروی کو تقلید کہا جاتا ہے۔جیسے حمد اور نعت دونوں لفظوں کا معنی تعریف ہے مگر عرف میں حمد کا لفظ خدا کی تعریف کے لئے اور نعت کا لفظ نبی پاکؐ کی تعریف کے لئے خاص ہو گیا ہے اب اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص نے خدا کی نعت پڑھی یا فلاں نے نبیؐ کی حمد پڑھی تو دانشور لوگ اس کو پسند نہیں فرمائیں گے اسی طرح عرف میں مجتہد کی بادلیل بات کو بلا مطالبہ دلیل ماننے کو تقلید کہتے ہیں۔لیکن لامذہب مناظر یہی جھوٹ بولتا رہا کہ نبیؐ کی بادلیل بات کو ماننا تقلید نہیں اور امام کی بے دلیل بات کو ماننا تقلید ہے۔حالانکہ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اہل سنت کی کسی ایک کتاب میں بھی یہ نہیں ہے کہ مجتہد کی بات بے دلیل ہوتی ہے۔

حوالے کا مطالبہ اور منہ کی کھانا

نورستانی کے مناظر نے جب دیکھا کہ الفاظ کے چکر سے بھی جان نہیں چھوٹی تو کہا بخاری کی جس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ فرشتہ اس لئے پٹائی کرے گا کہ تو نے تقلید نہیں کی تھی۔ اس میں لفظ لاتلیت کا مطلب بیان کیا ہے کہ تو نے تقلید نہ کی اگر یہ مطلب آج سے پہلے کسی شارح حدیث نے بیان کیا ہو تو میں اپنی شکست لکھ دوں گا۔ ایک حوالہ پیش کرو۔ تمہاری فتح میری شکست مناظر اہل سنت نے فوراً قسطلانی شارح بخاری کی عبارت حاشیہ بخاری سے دکھا دی لا اتبعت العلماء بالتقلید فیما یقولون۔ یعنی فرشتہ قیامت تک مارتا رہے گا اور کہتا رہے گا تو نے تقلید نہیں کی تھی بہت سے سامعین نے اٹھ کر عبارت دیکھی۔ تو ہر طرف سے آوازیں آ رہی تھیں کہ مسئلہ ثابت ہو گیا بانی مناظرہ نے کہا لکھنے لکھوانے کو رہنے دو بات صاف ہو گئی ہے۔

یہ عجیب لطف رہا کہ اہل سنت مناظر کے دلائل سے سامعین مطمئن تھے اس لئے کسی نے نہیں کہا کہ آپ وجوب ثابت کریں کیونکہ سب دلیل کو سمجھ چکے تھے مگر نورستانی کے مناظر کو بار بار لوگ کہتے تھے کہ مجتہد کی تقلید شخصی کا شرک ہونا قرآن حدیث سے ثابت کرو۔ اب پھر لوگوں نے کہا کہ وقت ضائع نہ کرو اور قرآن حدیث سے مجتہد کی تقلید شخصی کا شرک ہونا ثابت کرو۔

آخری دلیل

آخر مجبور ہو کر اس نے اپنے معدے کی ساری غلاظت منہ کے ذریعہ اگل دی اور جواب آخرت اور خوف خدا سے بے نیاز ہو کر احبار و رھبان والی آیت آئمہ اربعہ پر چسپاں کر دی۔ جب کہ قرآن نے ان احبار اور رھبان کو کہیں مجتہد نہیں کہا بلکہ حرام خور۔ پرلے درجہ کے جھوٹے خدا کے احکام کو بدلنے والے۔ جھوٹی کتابیں لکھ لکھ کر خدا کے ذمہ لگانے والے بتایا ہے۔ آئمہ اربعہ کو ان حرام خوروں پر قیاس کرنا دین سمجھانے والوں کو دین مٹانے والوں پر قیاس کرنا۔ مجتہدین کو محرمین پر قیاس کرنا۔

کاشفین وحی کو کتمان وحی کے مجرموں پر قیاس کرنا۔ حق واضح کرنے والوں کو باطل میں تلبیس کرنے والوں پر قیاس کرنا۔ خدا اور رسول کا راستہ بتانے والوں کو خدا اور رسول کے راستے سے ہٹانے والوں پر قیاس کرنا۔ انعام یافتگان کو ضالین اور مغضوبین پر قیاس کرنا۔ حلوے کو پاخانے پر قیاس کرنا۔ دودھ کو پیشاب پر قیاس کرنا۔ اور اس خبیث قیاس کو قرآن کے نام سے پیش کرنا۔ اس سے بڑا ظلم دنیا میں کیا ہوسکتا ہے۔ نورستانی اس پر خوش تھا مگر اس نے بھی مناظر سے نہیں کہا کہ بیٹا دلیل تقلید شخصی کی مانگی گئی ہے اس کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ جیسے لوگ حنفی شافعی کہلاتے ہیں ذرا ان کے مقلدین کی ایسی نسبتیں تو قرآن سے دکھا دو تا کہ اس کو تقلید شخصی کہا جا سکے۔ بیٹا وہ تو مجتہدین نہیں تھے نہ ان کی تقلید شخصی کو کوئی نسبت۔ ان کی مثال دیکھنی ہے تو اپنی جماعت کو دیکھ لو یہ غیر مجتہد مولویوں کے مسائل اندھا دھند مان رہے ہیں مگر کسی سے ان یہود و نصاریٰ کی طرح تقلید شخصی کی کوئی نسبت بھی قائم نہیں کرتے۔

آہ اگر ان لوگوں میں ذرہ بھی خوف خدا ہوتا۔ ذرہ بھر بھی انسانوں کی شرم ہوتی تو یہ آئمہ کے لئے ان حرام کاروں اور جھوٹوں والی آیت نہ پڑھتے بلکہ آئمہ والی آیت پڑھتے۔ ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَائِيْلَ. وَجَعَلْنَامِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا﴾ الاية یعنی موسیٰ کے بعد ہم نے بنی اسرائیل میں ایسے امام بنائے جو ہمارے احکام کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ یہ آیت پڑھنا چاہیئے تھی۔

پھر بوکھلا کر بولا قرآن میں آتا ہے۔ **ولا یشرک فی حکمه احدا** اللہ کے حکم میں کوئی شریک نہیں لوگوں نے کہا پھر منکر حدیث بن جاؤ۔ تو کہنے لگا نبیؐ کو تو خدا نے حکم میں خود اپنا شریک بنالیا ہے اللہ نے فرمایا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اس لئے نبی کو شریک بننے کی اجازت مل گئی ہے پھر اسے کہا گیا کہ حضرتؐ نے فرمایا جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی کیا آپ کے تمام امراء بھی خدا کے شریک تھے۔ کہنے لگا رسولؐ اپنی نہیں کہتا

خدا کی ہی بات بتا تا ہے اس لئے شریک نہیں کہا جائے گا، جب کہا گیا کہ مجتہد بھی اپنی نہیں کہتا خدا رسول کی ہی بات سمجھا تا ہے اس کو کیوں شریک کہا جائے۔ تم جب نا اہل ہو کر اجتہاد کرتے ہو یہ شرک کیوں نہیں اور آئمہ مجتہدین کا اجتہاد کیوں شرک ہے تو زبان گنگ ہوگئی۔

ضمنی باتیں

اول۔ اصل موضوع سے ہٹ کر کچھ ضمنی باتیں بھی درمیان میں آئیں اہل سنت مناظر نے جب کہا کہ اہل سنت مناظر چاروں دلیلوں میں سے جس سے چاہے استدلال کرے گا۔ مگر غیر مقلد صرف قرآن حدیث سے استدلال کرے گا تو غیر مقلد مناظر نے کہا مناظرہ میں صرف اتفاقی دلیل سے استدلال ہو گا۔ تا کہ اتفاق ہو جائے۔ نورستانی نے اپنے مناظر کی بات کو بڑا سراہا۔ اہل سنت مناظر نے کہا کہ جب آپ کا مناظرہ اہل قرآن سے ہو گا تو کیا آپ احادیث سے استدلال چھوڑ دیں گے؟ مزید کہا کہ یہ تو یہودیوں والی بات ہوئی جیسا وہ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے نبی ہونے پر یہود نصاریٰ اور مسلمانوں تینوں کا اتفاق ہے لیکن حضرت محمد ﷺ کو نہ یہودی نبی مانتے ہیں نہ عیسائی تو کیا آپ اتفاق کے لئے حضور ﷺ کی نبوت کا انکار کر دیں گے یا اگر کوئی رافضی یہی بات کہے کہ حضرت علیؓ کے خلیفہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور خلفائے ثلاثہ کو ہم خلیفہ نہیں مانتے تو آپ خلفائے ثلاثہ کی خلافت سے انکار کر دیں گے۔ آخر اس کے جواب سے لاجواب ہو کر چاروں دلیلوں کا صحیح ہونا مان لیا۔

دوسری بات

اہل سنت والجماعت مناظر نے کہا کہ تم جو یہ غلط مطالبہ کرتے ہو کہ تقلید شخصی کی اصطلاحی تعریف قرآن میں دکھاؤ کیا اصول حدیث کی تمام اصطلاحات قرآن میں ہیں تو نورستانی کے مناظر نے کہا قرآن میں آتا ہے ﴿اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا﴾۔ سند کی تحقیق فرض ہے اہل سنت مناظر نے کہا کہ صحیح مسلم میں ہے پہلے

زمانہ میں لوگ سند کی تحقیق نہیں کرتے تھے کیا وہ سب صحابہ اور تابعین اس فرض کے تارک تھے؟ اس پر اس نے کہا کہ سارے صحابہ عادل تھے اس لئے تحقیق سند کی ضرورت نہ تھی تو اسے بتایا گیا کہ آپ کے علماء کا تو یہ عقیدہ ہے کہ خود قرآن نے بعض صحابہ کو فاسق کہا ہے نواب وحید الزمان جو آپ کے ہاں قرآن اور صحاح ستہ کے مترجم ہیں وہ یہی آیت لکھ کر لکھتے ہیں ﴿اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا﴾ یہ ولید بن عقبہ (صحابی) کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی اس آیت میں ان کو فاسق کہا ہے اور قرآن کی آیت ﴿اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا﴾ میں ولید، معاویہ، عمرو، مغیرہ، سمرہ کو فاسق کہا گیا ہے (نزل الابرار ج ۳ ص ۹۴) آئندہ اپنا پورا عقیدہ لوگوں کو بتایا کرو کہ قرآن نے بعض صحابہ کو فاسق اور مقلدین کو مشرک کہا ہے۔

اس کے جواب میں اس نے الزامی طور پر کہا کہ نور الانوار میں حضرت معاویہؓ کو جاہل کہا ہے۔ مناظر اہل سنت نے کہا کہ حاشیہ میں اس کی تردید کردی گئی ہے وہ تمہیں نظر نہیں آئی تو اس نے صاف انکار کر دیا کہ یہاں کوئی تردید نہیں نشان لگا کر دو۔ جب نشان لگا کر دیا تو پھر عبارت نظر آئی وہ عبارت اس سے قبل نہ نورستانی کو نظر آئی نہ مناظر صاحب کو جب نشان لگا کر دکھایا تو صم بکم بن گئے

مناظر اہل سنت والجماعت نے سمجھایا کہ ہر قسم کی غلطی سے پاک دنیا میں صرف ایک کتاب ہے جس کا نام قرآن پاک ہے دوسری کتابوں میں غلطیاں ہو جاتی ہیں لیکن ایک ہوتا ہے غلطی لگنا ایک ہوتا ہے غلطی کا چل جانا۔ جس طرح تراویح میں قرآن پاک سناتے ہوئے قاری کو غلطی لگ جاتی ہے مگر سامع اس غلطی کو چلنے نہیں دیتا۔ تو جب غلطی کی اصلاح ہوگئی اور وہ غلطی چلی نہیں تو اب اس غلطی کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ اسی طرح اگر کسی مصنف سے ذاتی طور پر کوئی غلطی ہوئی تو اس کو شارحین نے چلنے نہیں دیا۔ اب اس اصلاح شدہ غلطی کو بیان کرنا اور اس کی تردید کا ذکر نہ کرنا یہ بہت بڑا دھوکا ہے اور آپ کی تقریریں اور تحریریں اسی دھوکے پر مبنی ہوتی ہیں۔

الحاصل کوہاٹ کے اس مناظرہ میں اہل سنت والجماعت کو اللہ تعالیٰ نے

نمایاں کامیابی عطا فرمائی جب کہ غیر مقلدین اپنے دعویٰ کہ مجتہد کی تقلید شخصی شرک ہے اس کو ثابت کرنے میں سو فیصد ناکام رہے۔

(۱) جس طرح مناظرہ ہارون آباد میں وہ اپنی نماز ثابت نہ کر سکا تھا۔ یہاں بھی اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکا۔

(۲) وہ اپنا نام اہل حدیث بھی قرآن سے ثابت نہ کر سکا جیسا کہ پہلے مناظروں میں ثابت نہ کر سکا تھا۔

(۳) وہ یہ بھی ثابت نہ کر سکا کہ حدیث کی ایک کتاب بھی کسی غیر مقلد نے لکھی ہے جس میں نہ اجتہاد کی اہلیت تھی نہ تقلید کرتا تھا بلکہ اسے شرک کہتا تھا۔

(۴) جس طرح کوٹلی نجابت کے مناظرہ میں **لا یرفعھما** کا غلط ترجمہ کرتا رہا کہ وہ رفع یدین کرتے تھے اسی طرح یہاں خطا کا ترجمہ جان بوجھ کر غلطی کرنا، کرتا رہا۔

(۵) جس طرح ہارون آباد کے مناظرہ میں اصول کرخی کی آدھی عبارت پڑھتا تھا۔ اسی طرح اس مناظرہ میں بھی آدھی آدھی عبارتیں پڑھتا رہا۔

(۶) تقلید کی مذمت کرنے والے کو تقلید کی صحیح تعریف بھی یاد نہ تھی۔ اس تعریف میں کئی قلابازیاں کھاتا رہا۔

(۷) کافروں والی آیت آئمہ اربعہ پر فٹ کر کے اندرونی خباثت ظاہر کرتا رہا۔

(۸) شرک کی تعریف بھی نہ کر سکا جس کے مطابق ایک کی تقلید شرک ہو اور زیادہ کی تقلید توحید ہو۔

(۹) وہ محدثین جن کا ذکر طبقات حنفیہ طبقات مالکیہ۔ طبقات حنابلہ طبقات شافعیہ میں ہے بقول اس کے وہ سب تقلید شخصی کی وجہ سے مشرک قرار پا گئے۔

(۱۰) آئمہ حرمین شریفین پہلے بھی سب مقلد تھے اب موجودہ سعودی حکومت بھی حنبلی ہے اسی وجہ سے وہ بھی بقول اس کے سب کے سب مشرک قرار پا گئے۔ ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا۔ ان کے خطبہ سے حج ادا کرنا اب کیسے درست ہوگا۔ فقط